﴿اداریہ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قومی اسمبلی میں حدود ارڈی نینس میں ترامیم لانے کا ناپاک منصوبہ

رئیس التحریر: (مولانا) سید نصیب علی شاہ الہاشمی (ایم این اے)

سوموار 5 دسمبر 2005 کو قومی اسمبلی کے کمیٹی روم نمبر 1 میں متحدہ مجلس عمل کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا جس میں بندہ خود بھی بحیثیت رکن شریک تھا ایک بار پھر ان خدشات کا اظہار کیا گیا کہ حکومتی پارٹی کی طرف سے ایک بار پھر قوانین حدود میں ترامیم کا بل لایا جارہا ہے۔ اسلامی قوانین کو ایک بار پھر مخصوص عزائم کے پیش نظر تبدیل کرانے کی کوشش کی جارہی ہے واضح رہے کہ عائلی زندگی ہو یا معاشی معاملات، عبادات ہو یا اخلاقیات تمام پر اسلام نے ایک جامع قانون نافذ کیا ہے، جس میں فرد اور معاشرے کا پورا پورا خیال رکھ گیا ہے اور کسی کو بھی کسی کی حق تلفی کا حق نہیں دیا، بلکہ انصاف و مساوات کا درس دیا ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسانی معاشرہ صالح، معیاری اور مثالی ہو، جرائم و فواحش سے پاک صاف ہو۔ اسلام نے جرائم کے لئے سخت ترین سزئیں اس لئے مقرر کیں ہیں، کہ سماج سے برائیوں کی جڑ کٹ جائے اور کسی باغی و ظالم کو لوگوں پر دست درازی اور ظلم و زیادتی کرنے معاشرے میں خوف و ہراس پھیلانے اور لوگوں کی زندگی کو مکدر اور تلخ بنانے کی جرأت نہ ہو، پاکیزہ صفات اور اعلیٰ انسانی قدریں فروغ پائیں۔ مرد اور عورت کی عزت وناموس محفوظ رہے۔

ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض ایک ٹکڑا زمین حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا، بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ چاہتے تھے جہاں اسلام کے اصولوں کو آزمایا جاسکے۔ چنانچہ اس خواہش کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے پاکستان میں شروع ہی دن سے اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششیں سرکاری وغیر سرکاری دونوں سطحوں پر ہوتی رہیں مارچ 1949ء میں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد متفق علیہ قانونی اور دستوری دستاویز کے طور پر منظور کر کے اس سفر کا آغاز کیا۔ پھر جنوری 1951ء، 1962ء میں طوائفوں کے دھندے کو ممنوع قرار دینے کا اقدام، 1973ء، 1977ء اور 1979ء میں نفاذ حدود آرڈی ننس کا قانون نافذ کیا گیا جن میں حد زنا بھی شامل ہے۔

اصولاً حد زنا آرڈی نینس پر بحث اس پس منظر میں ہونی چاہیئے کہ پاکستان کے عوم کی عظیم اکثریت اسلام کی اخلاقی اور معاشرتی تعلیمات اور اسلامی قانون کے تحت زندگی گزارنے کی خواہش مند ہے، اور درحقیقت اس بناء پر آئین پاکستان کی تدوین کے لئے قرارداد مقاصد 1949ء میں منظور کی گئی تھی۔ جو تا حال دستور کا حصہ ہے اس قرار

داد میں اللہ کی حاکمیت اعلیٰ اور اسلام کے نظام عدل ومساوات کو واضح طور پر مملکت کے رہنما اصول کے طور پر اپنایا گیا ہے چنانچہ توجہ ان سوالات پر ہونی چاہیئے کہ کیا حدود قوانین ماضی کے قانون کے مقابلہ میں اسلامی تعلیمات سے قریب تر ہیں؟ اور انہیں اسلامی تعلیمات سے مزید قریب تر کیوں کر بنایا جاسکتا ہے۔ان پر اگر کوئی اعتراض ہے تو اس کے جواب کے لئے ایوان اور بیرون اہل علم سے مزید استفادہ کیا جاسکتا ہے۔اس کے ساتھ اہل علم یہ بھی جائز لیں گے کہ حدزنا آرڈی نینس نے تعزیرات پاکستان کی جن دفعات کی جگہ لی ہے وہ دفعات خواتین کے تحفظ اور انہیں انصاف دلانے کے لئے کس حد تک جامع اور اسلامی تعلیمات سے قریب تھیں اور کیا حدزنا آرڈی نینس کے ذریعہ خواتین کے تحفظ اور ان کے لئے انصاف کے حصول کے امکانات میں اضافہ ہوا ہے۔اس کے ساتھ ہی حدزنا آرڈی نینس پر عمل درآمد کے ضمن میں سامنے آنے والی خرابیوں کی اصلاح کے لئے اقدامات اور تجاویز بھی سفارشات کی صورت میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

ایک صحت مند معاشرے میں اختلاف رائے ذہنی نشوونما اور شعور کی پختگی کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن اس عمل کے مثبت اثرات صرف اسی وقت مرتب ہوسکتے ہیں جب اختلاف کی بنیاد علم اور معقولیت کے دائرے میں رہے، محض مخالفت اور پروپیگنڈہ جس کی بنیاد حقیقت اور علمیت پر مبنی نہ ہو وہ معاشرے میں بگاڑ اور فساد کی وجہ بن سکتی ہے۔ابھی تک مجوزہ ترامیم کی فہرست سامنے نہیں ائی انشاء اللہ المباحث الاسلامیۃ کے ذریعہ ائندہ شمارہ میں ان ترامیم کی فہرست کے ساتھ ساتھ اس پر سیر حاصل ثبوت بھی شائع کریں گے۔موجودہ حالات کے پیش نظر اگر ان قوانین کو بحال رکھنے میں ہم کامیاب ہوجائیں تو اس میں اسلامی عمل کو فائدہ ہوگا۔اہل علم قارئین کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ پر نظر رکھے اور اپنی تحقیق اور رائے ہمیں مطلع کریں۔

رئیس التحریر

مقالہ نگار حضرات سے ضروری گذارش

جملہ محترم مقالہ نگار حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنے مقالات اور مضامین میں عربی / انگریزی عبارات کا بزبانِ اردو ترجمہ کا اہتمام بھی فرمائیں۔

اس طرح قارئین بہتر استفادہ کرسکیں گے۔

شکریہ